

مشکل اور آسانی: ایک ہی امتحان کے دو رخ

انسانی زندگی مسلسل راحت اور مشقت کے درمیان گردش کرتی رہتی ہے۔ ایک دن ہم خود کو پرسکون حالت میں پاتے ہیں، جہاں خوشگوار ماحول، اچھی صحت، تحفظ اور سازگار حالات میسر ہوتے ہیں۔ دوسرے ہی دن ہمیں چیلنجز، نقصان یا تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ زیادہ تر لوگ فطری طور پر پہلی حالت کو 'نعمت' اور دوسری کو 'سزا' کا نام دیتے ہیں۔ لیکن حقیقت میں، یہ دونوں حالتیں زندگی کے ایک ہی امتحان کا حصہ ہیں۔

آسانی بھی ایک امتحان ہے

عام طور پر، ہمیں "زندگی ایک امتحان ہے" کا خیال تبھی آتا ہے جب ہم کسی مصیبت میں گھرے ہوتے ہیں۔ ایسے لمحات میں ہم آپس بھرتے ہیں، سوال کرتے ہیں، یا شکایت کرتے ہیں کہ: خدا نے مجھے ہی اس مشکل میں کیوں ڈالا؟ لیکن آرام اور سہولت کے اوقات میں، ہم شاید ہی کبھی آسانی کو بھی ایک امتحان سمجھتے ہیں۔ ہم تازہ ہوا، تحفظ، صحت اور روزمرہ کی سہولیات کو اپنا حق سمجھ لیتے ہیں، گویا یہ چیزیں ہمیں گارنٹی کے ساتھ ملی ہیں یا صرف ہماری اپنی کوششوں کا نتیجہ ہیں۔

سچ یہ ہے کہ نہ تو مشکل اور نہ ہی آسانی مکمل طور پر ہمارے اختیار میں ہے۔ دونوں حالات خدا ہی کی طرف سے ہیں تاکہ یہ دیکھے کہ ہمارا سوچا سمجھا جواب کیا ہوتا ہے۔ آسانی، بالکل مشکل کی طرح، ایک امتحان ہے کہ آیا ہم شکر گزار، عاجز اور اس حقیقت سے آگاہ رہتے ہیں یا نہیں کہ ہمیں بالآخر اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

مشکلات بطور موقع

جب مشکلات آئیں تو انہیں خدا کا عذاب یا ٹھکرایا جانا نہیں سمجھنا چاہیے۔ اس کے برعکس، یہ مواقع ہیں — صبر، استقامت اور اخلاقی قوت کے ساتھ سوچا سمجھا جواب ظاہر کرنے کے مواقع۔ اگر سوچ سمجھ کر جواب دیا جائے تو مشکلات رحمت بھی بن سکتی ہیں، کیونکہ یہ ہمیں پاک کرتی ہیں، ہمیں خدا پر اپنے انحصار کی یاد دلاتی ہیں اور ہمیں ہماری ماضی کی غلطیوں سے پاک کرتی ہیں۔

تکلیف بذاتِ خود آسان نہیں ہوتی، لیکن تکلیف پر دیا گیا مدد برائے جواب روح کے لیے سکون پیدا کر سکتا ہے۔ اگر ہم آزمائشوں کا سامنا ناراضگی کے ساتھ کریں گے تو وہ ہم پر بوجھ بن جائیں گی۔ اگر ہم ان کا سامنا بھروسے اور ثابت قدمی کے ساتھ کریں گے، تو وہ ہمیں خدا کے مزید قریب کر دیں گی۔

زندگی کی مسلسل بدلتی ہوئی فطرت

یہ دنیا ہمیشہ ایک ہی حالت پر قائم رہنے کے لیے نہیں بنی۔ یہ ہمیں ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل کرتی رہتی ہے: صحت سے بیماری، دولت سے نقصان، خوشی سے غم، اور پھر واپسی۔ اگر زندگی ہمیشہ آرام دہ رہتی، تو شاید ہم کبھی اس اعلیٰ مقصد کی طرف بیداری نہ ہو پاتے جس کے لیے ہم پیدا کیے گئے ہیں۔ اگر یہ ہمیشہ مشکل رہتی، تو امید دم توڑ دیتی۔ حالات کا یہ رد و بدل اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ ہمیں مسلسل آزما یا جائے — کبھی شکر گزاری کے ذریعے، اور کبھی صبر کے ذریعے۔

کامیابی کا اصل پیمانہ

بالآخر، اصل سوال یہ نہیں ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے، بلکہ یہ ہے کہ ہم اس پر کیسا رد عمل ظاہر کرتے ہیں۔ پرسکون حالت خدا کی خوشنودی کی ضمانت نہیں ہے، اور نہ ہی مشکل خدا کی ناراضگی کا ثبوت ہے۔ یہ دونوں عارضی حالات ہیں جن کے ذریعے ہمارا کردار ظاہر ہوتا ہے۔

زندگی کی آسانی بذاتِ خود کوئی انعام نہیں ہے۔ زندگی کی مشکل کوئی سزا نہیں ہے۔ دونوں امتحان ہیں، اور ہمارا رد عمل یہ طے کرتا ہے کہ آیا یہ ہمیں ابدی کامیابی کی طرف لے جاتے ہیں یا نہیں۔

مختصر یہ کہ: زندگی کے حالات — چاہے شیریں ہوں یا تلخ — خدا کی طرف پلٹنے کے مواقع ہیں۔ ہمارے دنیاوی حالات بدل سکتے ہیں، لیکن مقصد مستقل رہتا ہے: ہر دن اور ہر حالت کو اُس (خدا) کے قریب ہونے کے لیے ایک بڑھتے ہوئے قدم کے طور پر استعمال کرنا۔